MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

دوسرا باب

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے

غیر مقلدین وہابی نماز میں سینے پر یعنی ناف کے اوپر ہاتھ باندھتے ہیں اس لئے ہم اس باب کی بھی دو فصلیں کرتے ہیں۔ پہلی فصل میں اپنے دلائل۔ دوسری فصل میں وہابیوں کے اعتراضات وجوابات۔

پہلی فصل

نماز میں مرد کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ سینے پر ہاتھ باندھنا سنت کے خلاف ہے۔ اس کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہیں ہم صرف چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (۱):۔

عن وائل ابن حجر قال راءیت رسول اللہ ﷺ وضع یمینه علی شماله تحت السرة۔ رواه ابن ابی شیبة بسند صحیح ورجاله ثقات۔

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ناف کے نیچے یہ حدیث ابن ابی شیبہ نے صحیح اسناد سے نقل کی۔ اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۳۴۳ رقم الحدیث ۳۹۴۵ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدیث نمبر (۲):۔ ابن شاہین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال ثلث من اخلاق النبوة تعجیل الافطار و تاخیر السحور ووضع الکف علی الکف تحت السرة۔

ترجمہ: تین چیزیں نبوت کی عادات سے ہیں۔ افطار میں جلدی کرنا۔ سحری دیر کرنا۔ نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔

(الجوہر النقی عن انس ج ۲ ص ۳۲ مطبوعہ نشر السنہ ملتان)

حدیث نمبر (۳):۔ ابوداؤد شریف نسخہ ابن اعرابی میں حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال ابو وائل اخذ الکف علی الکف فی الصلوة تحت السرة۔

ترجمہ: ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا چاہیے۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۰۱ رقم الحدیث ۷۵۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

حدیث نمبر (۴ تا ۵):۔ دار قطنی اور عبداللہ ابن احمد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ان من السنة فی الصلوة وضع الکف وفی روایة وضع الیمین علی الشمال تحت السرة۔

ترجمہ: نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور ایک روایت میں ہے داہنا ہاتھ بائیں پر رکھنا ناف کے نیچے سنت ہے۔

(سنن الدار قطنی ج ۱ ص ۲۸۶ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۳۱ رقم الحدیث ۲۱۷۱ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

حدیث نمبر (۶ تا ۹):۔ ابوداؤد شریف نسخہ ابن اعرابی۔ احمد۔ دار قطنی اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ان قال السنة وضع الکف علی الکف تحت السرة۔

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

ترجمہ: ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۲۰۱ رقم الحدیث ۷۵۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (مسند احمد ج ا ص ۱۱۰ مطبوعہ موسسۃ قرطبۃ مصر)، (سنن الدارقطنی ج ا ص ۲۸۶ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)، (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۳۱ رقم الحدیث ۲۱۶۸ مطبوعہ مکتبۃ دارالباز مکۃ المکرمۃ)

حدیث نمبر (۱۰):۔ رزین نے حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ان علیاً قال السنة وضع الکف فی الصلوة ویضعهما تحت السرة۔

ترجمہ: نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہے۔اور دونوں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۳۱ رقم الحدیث ۲۱۷۰ مطبوعہ مکتبۃ دارالباز مکۃ المکرمۃ)

حدیث نمبر (۱۱):۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار شریف میں امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی۔

انه کان یضع یده الیمنی علی یده الیسری تحت السرة۔

ترجمہ: آپ اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔

(جامع الرضوی المعروف بصحیح البہاری ج ۲ ص ۳۸۵ طبع سنہ ۱۹۹۲ء)

حدیث نمبر (۱۲):۔ امام ابن ابی شیبہ نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی۔

قال یضع یمینه علی شماله تحت السرة۔

ترجمہ: آپ اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ا ص ۳۴۳ رقم الحدیث ۳۹۳۹ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

حدیث نمبر (۱۳):۔ ابن حزم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

انه قال من اخلاق النبوة وضع الیمین علی الشمال تحت السرة۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا نبوت کے اخلاق میں سے ہے۔

(المحلی لابن حزم ج ۲ ص ۳۰)، (خلافیات للبیہقی ص ۳۷ مطبوعہ مکتبہ ظاہریہ دمشق شام)

حدیث نمبر (۱۴):۔ ابوبکر ابن ابی شیبہ نے حجاج ابن حسان سے روایت کی۔

قال سمعت ابا مجلز وسالته قلته کیف یضع قال یضع باطن کف یمینه علی ظاهر کف شماله ویجعلهما اسفل من السرة۔ اسناد جید ورواته کلهم ثقات۔

ترجمہ: میں نے ابومجلز سے پوچھا کہ نماز میں ہاتھ کیسے رکھے آپ نے فرمایا کہ اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے ناف کے نیچے۔اس کی اسناد بہت قوی ہے اور سارے راوی ثقہ ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ا ص ۳۴۳ رقم الحدیث ۳۹۴۲ مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض)

اس کے متعلق اور بہت حدیثیں پیش کی جاسکتی ہیں۔صرف چودہ پر قناعت کرتا ہوں۔اس کی تحقیق دیکھو صحیح البہاری اور فتح القدیر میں۔
عقل بھی چاہتی ہے کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ رکھے۔کیونکہ غلام آقا کے سامنے ایسے ہی کھڑے ہوتے ہیں۔اس میں انتہائی ادب ہے۔نماز میں چونکہ بندہ رب کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے۔لہٰذا ادب سے کھڑا ہونا چاہئے۔غیر مقلد جب نماز میں کھڑے ہوتے

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

ہیں تو پتہ نہیں لگتا کہ مسجد میں کھڑے ہیں یا اکھاڑے میں۔ نیازمندی کے لئے کھڑے ہیں یا کشتی لڑنے کو خم ٹھونک کر۔

اللہ کے بندو جب رکوع میں ادب کا اظہار سجدہ میں ادب۔ التحیات میں ادب اور نیازمندی کا لحاظ ہے تو قیام میں اکڑ کر خم ٹھونک کر بے ادبی سے پہلوانوں کی طرح کیوں کھڑے ہوتے ہو۔ یہاں بھی ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر غلاموں کی طرح کھڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ سمجھ نصیب کرے غیر مقلدوں کے پاس ایک مرفوع صحیح حدیث مسلم بخاری کی نہیں۔ جس میں مردوں کو سینے پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا ہو۔

دوسری فصل......اس پر اعتراضات و جوابات میں

اعتراض نمبر ۱:۔ ابوداؤد شریف میں ابن جریر ضبی نے اپنے والد سے روایت کی۔

قال راء یت علیا یمسك شماله بیمینه علی الرسغ فوق السرة۔

ترجمہ: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے کلائی پر پکڑا ناف کے اوپر۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۲۰۱ رقم الحدیث ۷۵۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

جواب:۔ اس کے چند جواب ہیں ایک یہ کہ آپ نے ابوداؤد شریف کی یہ حدیث پوری نہیں لکھی۔ اس کے بعد مفصل یہ ہے۔ (نسخہ ابن اعرابی)۔

قال ابو داؤد روی عنه سعید ابن جبیر فوق السرة وقال ابو جلاد تحت السرة وروی عن ابی هریرة ولیس بالقوی۔

ترجمہ: ابوداؤد نے فرمایا کہ سعید ابن جبیر سے ناف کے اوپر کی روایت ہے۔ ابوجلاد نے ناف کے نیچے کی روایت کی۔ ابی ہریرہ سے بھی یہ روایت ہے مگر یہ کچھ قوی نہیں۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۲۰۱ رقم الحدیث ۷۵۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

نوٹ ضروری:۔ زیر ناف یا ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے کی احادیث مروجہ ابوداؤد کی نسخوں میں نہیں ابن اعرابی والے ابوداؤد کے نسخوں میں موجود ہیں۔ جیسا کہ حاشیہ ابوداؤد میں اس کی تصریح ہے اسی نسخے سے فتح القدیر اور صحیح البہاری نے روایات کیں۔

بہرحال آپ کی پیش کردہ ابوداؤد کی حدیث میں تعارض واقع ہو گیا اور ان تمام متعارضہ روایتوں کو خود ابوداؤد نے ضعیف فرمایا تعجب ہے کہ آپ ابوداؤد کی ضعیف حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جب حدیث میں تعارض ہو تو قیاس سے ترجیح ہوتی ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ زیر ناف والی احادیث قابل عمل ہوں۔ کیونکہ سجدہ۔ رکوع۔ التحیات کی نشست سب میں ادب ملحوظ ہے تو چاہیے کہ قیام میں بھی ادب ہی کا لحاظ رہے۔ زیر ناف ہاتھ باندھنا ادب ہے سینے پر ہاتھ رکھنا بے ادبی گویا کسی کو کشتی کی دعوت دینا ہے رب کو زور نہ دکھاؤ وہاں زاری کرو۔

اعتراض نمبر ۲:۔ آپ کی پیش کردہ احادیث ضعیف ہیں اور ضعیف سے دلیل پکڑنا غلط ہے۔

جواب:۔ ضعیف ضعیف کی رٹ لگانا آپ بزرگوں کی پرانی عادت ہے۔ اس کے سات جواب ہم باب اول کی دوسری فصل میں دے چکے ہیں۔ کہ جو روایت چند اسنادوں سے مروی ہو جاوے وہ ضعیف نہیں رہتی۔ ہم نے دس اسنادیں پیش کی ہیں۔ نیز امت کے عمل سے ضعیف حدیث قوی ہو جاتی ہے۔ نیز امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر امام کے قبول فرما لینے سے ان کا ضعف جاتا رہا۔ نیز ان میں اگر ضعف ہے تو امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بعد پیدا ہوا بعد کا ضعف امام اعظم رضی اللہ عنہ کو مضر کیوں ہوگا۔ وغیرہ۔

لطیفہ:۔ ہم نے چھ رمضان المبارک دوشنبہ کو حافظ الٰہی بخش صاحب ساکنہ جال پور گجرات کو فخر اہل حدیث مولانا حافظ عنایت اللہ

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA-E)

صاحب مقیم گجرات کی خدمت عریضہ دے کر بھیجا۔ جس میں ان سے درخواست کی کہ براہ مہربانی سینے پر ہاتھ باندھنے کی احادیث مع حوالہ تحریر فرما کر ارسال فرمایئے۔ ہمارا خیال تھا کہ چونکہ حافظ مولانا عنایت اللہ صاحب اہل حدیث کے چوٹی کے مایہ ناز عالم ہیں وہ ضرور مسلم و بخاری یا صحاح ستہ سے اس کے متعلق بے شمار احادیث نقل فرما کر بھیجیں گے۔ جو آج تک ہم نے دیکھی بھی نہ ہوں گی۔ مگر مولانا موصوف کی طرف سے جو جواب آیا وہ سنیے اور سر دھنیے۔ ایک انچ پرچہ پر ایک سطر لکھی تھی۔ جس میں یہ تھا۔

بلوغ المرام صفحہ ۲۱۔

عن وائل ابن حجر انه قال صليت مع النبی ﷺ فوضع يده اليمنى على يده اليسرى على صدره۔

ترجمه: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس آپ نے اپنا داہنا ہاتھ مبارک بائیں ہاتھ مبارک پر اپنے سینہ پر رکھا۔☆

اور مولانا موصوف نے زبانی یہ ارشاد کہلا کر بھیجا کہ تفسیر قادری اردو میں بھی لکھا ہے کہ **فصل لربك وانحر** (پارہ ۳۰ سورہ ۱۰۸ آیت نمبر ۲) کے معنی یہ ہیں کہ آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور نحر یعنی سینے پر نماز میں ہاتھ رکھیں۔

یہ جواب سن دیکھ کر اور سن کر ہماری حیرت کی انتہاء نہ رہی ہمیں صرف یہ افسوس ہے کہ یہ اکابر جو ہم سے ہر مسئلہ میں مسلم بخاری کی حدیث کی مطالبہ فرماتے ہیں اور صحاح ستہ سے باہر نہیں نکلنے دیتے اور جب اپنی باری آتی ہے تو ایسی روایت پر قناعت فرماتے ہیں جس کا سر نہ پاؤں نہ کوئی اس کی سند نہ کسی مستند کتاب کا حوالہ حافظ الٰہی بخش نے ہمیں بتایا کہ بلوغ المرام کوئی تیس چالیس ورق کا رسالہ ہے۔ جس میں سے یہ حدیث مولوی صاحب نے نقل فرما دی۔ اگر کسی مسئلہ پر ہم ایسے رسالہ سے کوئی حدیث نقل کرتے تو قیامت آجاتی بخاری مسلم کا مطالبہ ہوتا۔

اول تو پتہ نہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ ضعیف ہے یا کیسی ہے۔ اگر مان لو کہ حدیث صحیح ہے تو حدیث میں یہ بھی ذکر نہیں کہ حضور نے نماز میں سینے پر ہاتھ رکھا بلکہ فوضع کی ت عاطفہ تعقیبیہ سے ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں کسی حاجت سے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھے رب فرماتا ہے۔

فاذا طعمتم فانتشروا۔

ترجمه: جب تم کھانا کھاؤ تو چلے جاؤ۔

(پارہ ۲۲ سورہ ۳۳ آیت نمبر ۵۳)

اس کا مطلب یہ نہیں کہ کھانے کے دوران میں روٹی ہاتھ میں لے چلے جاؤ۔ اس صورت میں یہ حدیث ہماری پیش کردہ احادیث کے خلاف نہ ہوگی۔ پھر اس حدیث میں اس کا طریقہ مذکور نہ ہوا کہ آیا عورتوں کی طرح سینے پر ہاتھ رکھے یا پہلوانوں کی طرح لہٰذا حدیث مجمل ہے۔ قابل عمل نہیں۔

حاشیہ......☆

☆ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں مؤمل بن اسماعیل ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

رواه الجماعة عن الثوری لم يذكر واحد منهم على صدره غير مومل بن اسماعيل۔

ترجمه: یعنی ایک جماعت نے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کو بیان کیا ہے لیکن ان میں سے کسی ایک نے بھی "علی صدرہ" کے لفظ سوائے مومل بن اسماعیل کے ذکر نہیں کیے۔

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

آیت کریمہ کے متعلق صرف یہ گزارش ہے کہ واحر کے یہ چھوٹے معنی نہ کسی مرفوع صحیح حدیث میں آئے نہ جمہور مفسرین نے بیان فرمائے۔ سب یہ ہی معنی کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو اور حوالہ کیسی بڑی معتبر تفسیر کا دیا۔ تفسیر قادری اردو جل جلالہ، اگر بفرض محال مان لو تو تمام اہل حدیث حضرات کو چاہیے کہ اب سے نماز میں بجائے سینے کے گلے پر ہاتھ رکھا کریں کیونکہ نحر گلے کے آخری حصے کو کہتے ہیں۔ جو سینے سے متصل اوپر کی جانب سے قربانی کو نحر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ذبح کے وقت جانور کا گلا چیرا جاتا ہے۔ نہ کہ سینہ۔ لہذا اب ان بزرگوں کو ترقی کر کے سینے سے اوپر گلا پکڑنا چاہیے۔

بہر حال ہم کو مولانا موصوف کے اس جواب پر سخت افسوس ہوا۔ اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان بزرگوں کے پاس سینے پر ہاتھ رکھنے کی کوئی حدیث مسلم بخاری یا صحاح ستہ کی موجود نہیں ان بچاروں کو صحاح ستہ کی حدیث صحیحہ کیا ملتی۔ اس کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف یہ فرمایا۔

و رای بعضهم ان يضعهما فوق السرة ورای بعضهم ان يضعهما تحت السرة و كل ذالك واسع عندهم۔

ترجمہ: بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ ہاتھ ناف کے اوپر رکھے بعض کی رائے یہ ہے کہ ناف کے نیچے رکھے ان میں سے ہر ایک جائز ہے ان کے نزدیک۔

(سنن الترمذی ج ۲ ص ۳۲ رقم الحدیث ۲۵۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کو سینے پر ہاتھ باندھنے کی کوئی حدیث ملتی تو ضرور نقل فرماتے۔ صرف علماء کی رائے کا ذکر نہ فرماتے۔

حاشیہ......☆

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

مومل بن اسماعيل صدوق وقال البخاری منكر الحديث۔

ترجمہ: مومل بن اسماعیل سچا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ منکر الحدیث ہے۔

(معرفۃ الرواۃ المتکلم فیہم ص ۱۸۰ مطبوعہ مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ)

غیر مقلد عبدالرحمٰن مبارک پوری لکھتے ہیں۔

قلت سلمنا ان مومل بن اسماعيل ضعيف ورواية البيهقی هذه ضعيفة۔

ترجمہ: یعنی میں کہتا ہوں کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مومل بن اسماعیل ضعیف ہے اور امام بیہقی کی یہ روایت جس میں یہ راوی ہے ضعیف ہے۔

(ابکار المنن ص ۱۰۹ الجامعہ سلفیہ لائلپور)

امام حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وقال ابو حاتم صدوق شديد فی السنة كثير الخطاء وقال البخاری منكر الحديث۔

(تہذیب الکمال ج ۲۹ ص ۱۷۸ برقم ۶۳۱۹ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)، (تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۳۳۹ برقم ۶۸۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

☆............☆